REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۔ ۱۱ نئے پیسے

۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۱۸ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء نمبر ۱۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب - نخلہ

نخلہ ۱۶ اگست بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ مگر آج صبح سات بجے کے بعد ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک شدید بے حسی کی تکلیف رہی ــ اس کے بعد حضور نے آرام فرمایا۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب تک عزیز چیزوں کو خرچ نہ کرو گے محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی اختیار نہیں کرتے تو کیونکر کامیاب و بامراد ہو سکتے ہو؟

"نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔ لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے؟ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہزنی کرتا اور ان کو راہِ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ گئی۔ عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں، ابھی لقمہ نہیں اٹھایا کہ دروازہ پر آکر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ کھانے کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض اگر اس رکابی میں سے جس میں تازہ لذیذ اور پسندیدہ کھانا رکھا ہوا ہے اور ابھی کھانا شروع نہیں کیا فقیر کی صدا پر نکال کر دے تو یہ نیکی ہے۔ بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۹)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

جماعت میں یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ ایک احمدی نوجوان لطف الرحمٰن صاحب محمود نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بیچلر آف ایجوکیشن (B. Ed) منعقدہ اپریل ۱۹۶۲ء میں ۳۶۷ نمبر لے کر اول آئے ہیں۔ لطف الرحمٰن صاحب محمود مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صاحبزادے ہیں

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے۔ اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

ربوہ کا موسم

۱۷ اگست۔ اگرچہ یہاں کافی عرصہ سے بارش نہ ہونے کے باعث موسم کافی گرم اور خشک ہے۔ تاہم گذشتہ دو روز سے رات کے وقت ٹھنڈک ہو جاتی ہے۔

داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں آرٹس کلاسز کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔ درخواست معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۷ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ہر کلاس میں داخلہ کے لئے کافی گنجائش موجود ہے

اسلامی ماحول۔ اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ فضا اور سادہ زندگی اس کالج کی خصوصیات ہیں۔ مستحق طالبات کو فیس کی مراعات اور وظائف دیئے جاتے ہیں۔ باہر سے آنے والی طالبات کے لئے کالج سے ملحق ہوسٹل کا انتظام ہے۔ کالج اور ہوسٹل کے اخراجات تمام خواتین کالجوں سے کم ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ اگست بوقت پونے نو بجے شب۔ بذریعہ فون۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے آکسیجن دینا بند کر دیا گیا ہے۔ بہت کم ہوش میں ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اگست ۶۲ء

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟

(۲)

ماہنامہ برہان لکھتا ہے کہ

"اسلامی حکومت زمانہ کے مروجہ طور طریقوں سے کام لے کر بنائی نہیں جاتی بلکہ خود بخود بن جاتی ہے اسلام کے تصور حیات میں حکومت مقصود بالذات نہیں ہے بلکہ وہ طبعی نتیجہ ہے۔ اس نظام زندگی پر عمل کرنے کا جس کا نام اسلام ہے یعنی مسلمان اگر صدق دل سے اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ امانت و دیانت تقوٰی و طہارت اور اخلاق فاضلہ و مکارم عالیہ کے پیکر ہوتے ہیں تو خود اپنے لئے رحمت اور دوسروں کے لئے ہدایت و برکت کا سرچشمہ اور ذریعہ بنتے ہیں۔ اب بقائے صلح کے قانون کے مطابق جہاں کہیں اور جس کسی سماج میں بھی رہتے ہیں معزز اور مکرم ہو کر رہتے ہیں اور اس بنا پر اقتدار اعلیٰ بھی انہیں کے ہاتھ آجاتا ہے۔"

(منقول از ایشیا ۱۴ ؍ ۶۲ صفحہ ۹)

اس پر تنقید نگار صاحب فرماتے ہیں:۔

"ان الفاظ میں مضمون نگار یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کی تحریک چلانا بے معنی ہے کیونکہ وہ تو جب بننا ہوتی ہے خود بخود بن جاتی ہے مگر ظاہر ہے کہ خود بخود حکومت بننے کا یہ نظریہ خود بالکل بے معنی ہے۔ اگر موصوف کے نزدیک اس سے پہلے کبھی تاریخ میں اسلامی حکومت بنی ہے تو وہ ہرگز خود بخود نہیں بنی تھی اور نہ آئندہ خود بخود بن سکتی ہے۔ یہ دنیا کشمکش اور جد وجہد کی دنیا ہے۔ یہاں ہر واقعہ کسی کوشش کے نتیجہ میں ظہور میں آتا ہے نہ کہ اپنے آپ واقع ہو جاتا ہے۔ پھر گیا حکومت اسلامی ہی ایک ایسی نرالی چیز ہے جو خود بخود وقوع میں آجائے تاہم اس سے قطع نظر یہاں میں مضمون نگار کے ایک اور تضاد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔"

(ایشیا ۱۴ ؍ ۶۲ صفحہ ۹)

یہ تنقید برہان کی بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ برہان تو یہ کہتا ہے کہ اسلامی حکومت کبھی اس طرح قائم نہیں ہوتی کہ ایک سیاسی پارٹی بنا کر اس کو برسراقتدار لانے کی کوشش کی جائے۔ اسلام ایک الٰہی دین ہے جو مادہ پرست دینوں سے بالکل الگ نوعیت رکھتا ہے۔ کوئی پارٹی اس خیال سے کہ میرا تصور اسلام دوسروں سے برتر ہے دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی حکومت قائم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا کیونکہ عقائد کی حقیقی کسوٹی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے ایک انسان جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہونے کا ادعا نہیں ہے وہ کس طرح دوسروں کے تصور اسلام کے بالمقابل سیاسی جنگ کر سکتا ہے۔ اس طرح حکومت کی نظر میں تمام اسلامی فرقے ایک سطح پر ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اسلام ہی نے دراصل لا اکراہ فی الدین کا اصول دیا ہے جس کے اندرونی تو معنی ہیں کہ ہر فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے حکومت کی نظر میں یکساں ہے کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جا سکتا جس کی رو سے وہابیوں یا دیوبندیوں یا بریلویوں یا دیگر کسی فرقہ کو خارج از اسلام قرار دیا جا سکے ورنہ کوئی اجماع ہی ایسا کر سکتا ہے۔

احمدیت کے خلاف جو شورش سیاسی سطح پر کی جاتی ہے وہ اسلام کے اسی اصول کو نظر انداز کرنے سے کی جاتی ہے کیونکہ اگر مخالفین احمدیت کا اصول جو سراسر غیر اسلامی ہے تسلیم کر لیا جائے تو ملک میں کبھی چین نہیں ہو سکتا۔

یہ کہنا کہ فرقوں کے درمیان فروعی مسائل پر اختلاف ہے اس لئے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ یہ بھی سراسر مغالطہ انگیزی ہے۔ اس اصول کی رو سے ماننا پڑے گا کہ شیعہ اور سنّی کے اختلافات بھی فروعی ہیں۔ ذرا مسلمانوں کی تیرہ سو سال کی گذشتہ تاریخ پڑھئے اور صرف شیعہ سنّی اختلاف نے جو گل کھلائے ہیں ان کو دیکھئے۔ یہ سب فساد ایک فرقہ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اسلامی فرقوں کی سیاسی سطح پر پارٹی بازی یہی گل کھلا سکتی ہے کھلاتی رہی ہے اور کھلاتی چلی جائے گی۔ ماہنامہ برہان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی اصولوں پر حکومت قائم کرنے کے لئے جد وجہد نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایسی جد وجہد کرے لیکن اس کا طریق کار وہ نہیں ہے جو موجودہ جمہوری نظاموں میں پارٹی بازوں کا طریق کار ہے۔ اسی لئے برہان نے یہ کہا ہے کہ

"اسلامی حکومت زمانہ کے مروّجہ طریقوں سے کام لیکر بنائی نہیں جاتی بلکہ خود بخود بن جاتی ہے"۔

قرآن کریم کی آیات کو توڑ مروڑ کر اپنے خواہشاتی معنی ان میں بھرنے سے تو کام نہیں چل سکتا۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اسلامی حکومت قائم کرنا ہر کہہ ومہ کا کام نہیں ہے بلکہ یہ کام فرستادگان حق کا ہے یا ان کے خلفاء کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی حکومت اسلامی قانون کو بتدریج اپنا سکتی ہے۔ لیکن کوئی خود ساختہ مصلح اسلام کے نام پر پارٹی بنا کر اگر اپنی پارٹی کو برسراقتدار لانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ فساد فی الارض کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں بیسیوں فرقہ بند پارٹیاں کھڑی ہو جائیں گی اور اگر ان میں سے کوئی برسراقتدار آجائے گی تو وہ یہ نہیں دیکھے گی کہ اختلافات فروعی ہیں یا نہیں وہ تو دوسرے فرقہ والوں کے لئے بات بات پر واجب القتل کے فتوے ہی جاری کرے گی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

جہانِ زندہ دلاں خاک و آب و باد نہیں!

بتوں کا دل میں تصوّر، خدا کی یاد نہیں! — گِلہ ہے پھر بھی تمہیں زیست بامراد نہیں!
جہانِ زندہ دلاں رزم و بزمِ مشتاقی — جہانِ زندہ دلاں خاک و آب و باد نہیں!
کسی نے رات سنایا یہ شعرِ دل آویز — یہ شعر جس کی مرے پاس کوئی داد نہیں
سرورِ سوزِ محبت نصیبِ فقر میں ہے — یہ چیز قسمتِ جمشید و کیقباد نہیں!
جدائی اُس کی جہنّم ہے قرب اُس کا بہشت — بس اتنی بات ہے اس بات سے زیادہ نہیں!
حضورِ یار مجھے کوئی آرزو نہ رہی — مَیں بے مراد ہی پر مَیں نامراد نہیں!
جوارِ عرش میں دل ہے میں خاک زاد سہی — یہ ایک شے مرے پیکر میں خاک زاد نہیں!
کلیم و جلوۂ سینا ہے آج بھی موجود — مَیں کیا کروں کہ ترے دل میں اعتقاد نہیں!
ہے کون مجتہدِ عصر؟ یہ سوال ہے اَور — وہ دین زندہ نہیں جس میں اجتہاد نہیں!
سُن اے حریف مَیں دو ٹوک بات کہتا ہوں — طریقِ ابلہ فریبی کا مجھ کو یاد نہیں!
نہیں ہے جس کو محبت چمن کے کانٹوں سے — چمن نژاد نہیں وہ چمن نژاد نہیں!
وہ جُرم جس کی سزا قتل ہے شریعت میں — فقیہِ شہر! بغاوت ہے ارتداد نہیں!
محال ہے کہ گنہ سے نجات حاصل ہو — اگر خدا سے تجھے ربط و اتحاد نہیں!
مَیں کہہ تو دوں کہ نہیں صاف آپکی نیّت — جنابِ شیخ سے تو قعِ انتظار فساد نہیں!

ہجومِ عیش میں ہنگامۂ مسرّت میں
جو دل فراق زدہ ہے کہیں وہ شاد نہیں

سعید احمد اعجاز

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مسٹر کینیڈی کو تبلیغ ۔ ہائیڈ پارک اور دیگر مقامات میں گفتگو اور تقاریر

از مکرم عبد الحمید صاحب واقف زندگی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدمت دین کی تڑپ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ جس نے مجھ جیسے نااہل کو عیسائیت کے مرکز میں اپنی توحید اور اسلام کی صداقت کی تبلیغ کرنے کی توفیق بخشی۔ میں نے آج سے تقریباً ۲۸ برس پیشتر ایک خواب دیکھا تھا کہ محترم راجہ علی محمد صاحب نے جو ان دنوں راولپنڈی میں افسر مال کے عہدہ پر فائز تھے میری ایک دعوت کی ہے جس میں انہوں نے بڑے بڑے لوگوں کو مدعو کیا ہے۔ اس دعوت کے موقعہ پر ان کے ایک ملازم نے جس کا نام نظام تھا میرے سر پر ایک دستار باندھی۔ اس خواب کی میں یہ تعبیر کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی دن اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اس وقت سے میرے دل میں شدید خواہش تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو میں اسلام کی خدمت کے لئے کہیں باہر نکل جاؤں۔ ۱۹۴۳ء میں وقف کا فارم پر کر کے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجا۔ اس کے بعد کئی بار حضور سے التجا کی کہ ملازمت سے استعفیٰ دینے کی اجازت دی جاوے۔ تاکہ میں دین کی خدمت کر سکوں۔ مگر ہر بار مجھے حضور منع فرماتے رہے۔ اور یہی ہدایت فرماتے رہے کہ مجھے ملازمت کا عرصہ پورا کر لینا چاہئیے۔ اب جبکہ میں پنشن پر آ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس خواب کو پورا کیا۔ جس کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نظام سلسلہ نے مجھے یہاں بھیجدیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرے اور اسلام کی صحیح خدمت کی توفیق بخشے آمین

ذیل میں تبلیغ حق کے سلسلہ میں چند واقعات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر کینیڈی کو تبلیغ

یہ عاجز ۲۶ مارچ ۱۹۶۲ء کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لنڈن پہنچا۔ اتفاق سے جس ہوائی جہاز میں میں سوار ہوا۔ مسز کینیڈی بھی اسی میں واپس جا رہی تھیں۔ اگرچہ بالمشافہ گفتگو کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ تاہم ان کے ایک سیکیورٹی آفیسر کے ذریعہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تصنیف احمدیت یا حقیقی اسلام Ahmadiyyat or True Islam کا ایک نسخہ انہیں پیش کر دیا۔ بعد میں امریکہ سے مسز کینیڈی کی طرف سے شکریہ کا خط موصول ہوا

ایک انگریز سے گفتگو

لنڈن پہونچتے ہی خدا تعالیٰ کا نام لے کر میں نے کام شروع کر دیا۔ پہلے پہل ایک انگریز سے گفتگو ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ میں اگلے بدھ کو شام کے وقت اس کے گھر جا کر تفصیلی گفتگو کروں۔ پہلے تو اس کا گھر تلاش کرنے میں دقت ہوئی۔ مگر جب میں نے ایک دوکان سے بذریعہ فون اسے اطلاع دی کہ میں حسب وعدہ اس کے گھر آ رہا ہوں تو اس نے کہا آج نہیں اگلے بدھ کو آپ آئیں۔ اس کے اس جواب سے مجھے صدمہ ہوا۔ کہ میرا وقت ضائع گیا۔ میرے دل میں اچانک یہ یقین پیدا ہو گیا کہ اب واپسی پر ضرور کوئی نہ کوئی شخص مجھے ملے گا جسے تبلیغ کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسا ہی امر واقعہ ہوا۔ واپسی پر جب میں اس سڑک پر پہونچا۔ جس پر ہمارا مشن واقع ہے۔ تو ایک انگریز سڑک کے دوسرے کنارے سامنے سے کتا لئے آ رہا تھا۔ اس نے مجھے Good Evening کہا۔ میں نے جواب میں یہی الفاظ دہرائے۔ مگر سلام کا جواب دے کر میں کھڑا نہ ہوا بلکہ چلتا چلا گیا۔ اس انگریز نے پھر مجھے آواز دی اور مجھ سے کچھ بات کرنا چاہی۔ اور سڑک کے اس طرف آ گیا۔ اس کی آواز پر میں کھڑا ہو گیا۔ میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جبکہ اس نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ اسلام کے بارے میں مجھے کچھ بتلایا جائے۔ میں نے تھوڑی دیر گفتگو کی۔ اور کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک نسخہ دیا۔ احباب کو شاید یہ بات معلوم ہوگی کہ یہاں کے تمدن کے لحاظ سے یہ ممکن نہیں ہے کہ چلتے چلتے کوئی انگریز ایک اجنبی آدمی کو سلام کہے یا کوئی بات کرے۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس روز خاص میری دلجوئی کے لئے یہ سامان پیدا کر دیا۔ اس کے بعد اس سے ملاقات ہوتی رہی۔ پھر میں نے اسے احمدیت یا حقیقی اسلام کا ایک نسخہ بھی پڑھنے کو دیا۔ تبلیغی خط بھی لکھا جس کے جواب میں اس نے ایک لمبا خط لکھا۔ اس کے خط کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

(ترجمہ) میں نے اسلام کے بارہ میں بہت سی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور آپ کی کتابوں سے آہستہ آہستہ مزید معلومات حاصل کرتا رہوں گا ...... میرے پیارے دوست میں بڑی خوشی کے ساتھ عمر بھر کی دوستی کا ہاتھ آپ کی طرف اور آپ کے بھائیوں اور امام صاحب مسجد لنڈن کی طرف بڑھاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسے قبول فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔

ایک دن پٹنی برج Putney Bridge پر میں کچھ پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا کہ ایک نوجوان سے جس کا نام مائیکل (Michael) ہے گفتگو ہوئی اس سے پتہ چلا کہ وہ رومن کیتھولک ہے۔ بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ پادری ہے۔ اس نے مجھے چائے پر بلایا۔ کافی گفتگو ہوتی رہی۔ میری باتوں سے بہت متاثر ہوا۔ بعض کتابیں اسے دیں۔ اس نے مجھ سے قرآن کریم سننے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ میں نے اس کے سامنے تلاوت قرآن پاک کی۔ دوسرے روز پھر ملاقات کے لئے وقت مقرر ہوا

ہائیڈ پارک میں

میں متعدد بار ہائیڈ پارک میں گیا۔ اور وہاں انفرادی تبلیغ کی۔ دو مرتبہ تقریر بھی کی اور سوالات کے جوابات بھی دیئے ایک یہودی نے تقریر کے بعد سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن شریف میں بعض مضامین اسی طرح بیان ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی بائیبل میں ہیں۔ میں نے کہا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن بھی اسی خدا کی کتاب ہے۔ جس کی طرف بائیبل منسوب کی جاتی ہے۔ مگر جب اسے کہا کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہیں مانتے۔ جبکہ باب استثنا اور دیگر مقامات میں ان کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے تو وہ خاموش ہو گیا۔

ایک انگریز کرنل نے جو یاد رہی ہے۔ مجھے متعدد بار دعوت پر بلایا۔ اور میں نے اس کے گھر جا کر بڑی تفصیل سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ اور میاں بیوی اور ان کے بچے باری باری سوال کرتے رہے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ کرنل صاحب اور ان کی بیگم ایک مرتبہ ہمارے مشن میں بھی آئے۔ اور یہاں بھی تفصیل سے ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ایک دفعہ ان کے گھر میں مذہب کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا کہ میں نے دعا پر زور دینا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ ہدایت کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاوے۔ اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ وہیں کہنے لگا چلو ہم ابھی دعا کرتے ہیں جب یہ کرنل پاکستان میں تھے۔ تو میں نے انہیں قرآن شریف کا ایک نسخہ بطور ہدیہ دیا تھا وہ ابھی تک ان کے پاس ہے۔

ایک اور انگریز سے جو رومن کیتھولک ہے تعارف ہوا۔ اس سے مذہب کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ وہ کافی متاثر ہوا۔ اس نے جا کر ایک عورت سے میری غیر حاضری میں ذکر کیا جو سپر چولسٹ سوسائٹی میں ایک معزز عہدہ پر فائز ہے۔ اس عورت کا نام مسز ڈیوی ہے۔ اس نے مجھے ٹیلیفون پر ان کی ایک میٹنگ میں شمولیت کے لئے دعوت دے دی۔ چنانچہ میں اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ ایک سوال کا جواب پوچھنے پر باقاعدہ مناظرہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ پہلے تو ایک مسٹر ایلا MR. ELLA میرے مقابلہ پر تقریر کرتا رہا۔ بعد میں باقی افراد باری باری میرے ساتھ سوال جواب کرتے رہے

ایک مجلس میں تقریر

مسز ڈیوی بھی خود بھی کافی متاثر ہوئی۔ اور اس نے مجھے دعوت دی کہ ان کی ایک مجلس میں تقریر کروں۔ چنانچہ تاریخ مقررہ پر میں گیا۔ اور اسلام اور احمدیت پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

حاضرین پر میری تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد میں نے مسز ڈیوی کو دعوت دی کہ وہ ہمارے مشن میں آئے اور تقریر کرے چنانچہ وہ نیز مسز چرلسٹ لیکر ہمارے مشن میں آئی۔ تقریر مسز ٹوگ (MRS. TWIG) نے کی جو ایک مشہور و معروف لیکچرر ہے۔ ہماری جماعت کے دوست بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسز ٹوگ نے ابتداء میں کہا کہ اس نے یورپ کے کئی ممالک کا دورہ کیا۔ امریکہ میں بھی گئی اور کینیڈا میں بھی گئی اور ٹیلیویژن پر بھی کئی دفعہ اس نے تقاریر کیں۔ انگریزی زبان کے لحاظ سے اس کی تقریر کافی عالمانہ تھی مگر حق کے مقابلہ پر اس کی کچھ پیش نہ گئی۔ ہماری جماعت کے احباب نے کافی سوالات کئے۔ جن کے جواب وہ نہ دے سکی۔ بعد ازاں میں نے تقریر کی جو پسند کی گئی۔ میری تقریر کے دوران میں مسز ٹوگ ایسی مسحور ہوئی کہ اس نے کہا کہ اتنے عظیم الشان مصلح کو یہاں کے لوگ کیوں نہیں مانتے میں نے کہا اوائل میں حضرت عیسے علیہ السلام کو بھی لوگ اتنی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ عیسائی تین سو سال تک ظلم و استبداد کا نشانہ بنے رہے اور زمین دوز غاروں میں رہتے رہے۔ اور پھر جا کر حکومت نے عیسائیت کو قبول کیا۔ میں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسز ٹوگ کو دعوت دی کہ وہ پھر یورپ کے ممالک کا دورہ کرے اور امریکہ اور کینیڈا میں جائے اور اس عظیم الشان مصلح کا نام لوگوں تک پہنچائے اور حق کی تبلیغ کر کے خدا تعالےٰ کی نظر میں قبولیت حاصل کرے۔

مسز ڈیوی کی طرف سے مجھے ایک خط موصول ہوا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم سب نے آپ کے مشن ہاؤس کی زیارت سے انتہائی حظ اٹھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں اور آپ میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ اور آپ کے خیالات ہمارے لئے خدائی الہام کے برابر تھے۔

میرے نوجوان بیٹے نے اتنی دلچسپی کا اظہار کیا کہ گھر آتے ہی سنڈے اسکول میگزین کیلئے مضمون لکھنے بیٹھ گیا۔ جونہی کہ یہ چھپ جائے گا۔ میں آپ کو وہ میگزین بھیجدوں گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جدید علم کلام

اور

اس کے وسیع اثرات

(۲)

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر)

ہمارے غیر احمدی بھائی خواہ کتنا گریز کیوں نہ کریں۔ بہر حال ان کے قلوب ضرور مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل ہو چکے ہیں اور عنقریب وہ وقت آ رہا ہے کہ جب کھلے الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا جائے گا اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جدید علم کلام کا بانی تسلیم کیا جائے گا۔

جناب مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"حیرت ہے ان لوگوں پر جو مسیح ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے کی الجھنوں میں مبتلا ہیں حالانکہ امت کے پیش نظر جو امر ہے وہ وفات مسیح اور حیات مسیح کا نہیں بالکل الٹا ہے کہ اسلام کو کس طرح زندہ کیا جائے"

(کوثر ۲۱ فروری ۱۹۴۸ء)

اس طرح علامہ اقبال حیات و وفات کے مسئلہ کو غیر اہم قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"ابلیس اپنے مشیروں سے"

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات
ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
یا مجدد جس میں فرزند مریم کے صفات
کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الہیات کے تراشے ہوئے لات و منات
ہست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

(ارمغان حجاز صفحہ ۲۲۶)

حیات و وفات کے مسئلہ کو یوں نظر انداز کرنے والے غور فرمائیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخالف علماء نے صرف اس وجہ سے آپ کے خلاف کفر کا فتوےٰ صادر نہیں کیا تھا۔

کیا آج سے چند برس پیشتر عام علماء کا یہ خیال نہیں تھا کہ اسلام کو از سر نو غالب کرنے کے لئے مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ پس آج مسیح علیہ السلام کے نزول کو خارج از بحث قرار دینا دراصل آسمان سے حضرت مسیح کے نزول سے ناامید ہو جانے کا نتیجہ ہے اور اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ ہمارے مخالفین بھی درحقیقت دل سے عقیدہ وفات مسیح کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا چمکتا ہوا ثبوت ہے۔ اور حضور کی عظیم الشان علمی فتح کا کھلے الفاظ میں اعتراف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحدی کے ساتھ یہ پیشگوئی کی تھی کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ جب مسیح کا انتظار کرنے والے مایوس ہو کر اس خیال کو فراموش کر دیں گے اور انہیں کوئی مسیح آسمان سے آتا دکھائی نہ دے گا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہو گی کہ عیسےٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے حضور کی پیشگوئی آج لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے۔

لوگوں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اب ان کے فرضی عقیدہ کے مطابق نزول مسیح کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ انتہائی بے چینی کے عالم میں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم میں سے کسی کو امام بن کر نظام نو کی تعمیر میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔

چنانچہ جناب عبد الوحید خاں صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی فرماتے ہیں:۔

"احیائے اسلام کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ ان تمام چھوڑے ہوئے راستوں کو پھر اختیار کیا جائے جس طرح رسول کریم نے جاہلیت کے رجحانات کے خلاف جنگ کی تھی۔ اسی طرح آپ کو بھی عہد قدیم کی جاہلیت کو جو دانش حاضر کی شکل میں نمودار ہے پاش پاش کر دینا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک صالحین و شہداء امت کی تشکیل ضروری ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے ایسے افراد پیدا کرنے ضروری ہیں جن کی تربیت اسلامی ہو اور جن کی زندگیاں فی سبیل اللہ وقف ہوں۔

اب فریاد و ماتم کا وقت نہیں نہ تعین وقت میں مزید غور و فکر کی مہلت بہت جلد زمانہ ایک "نظام نو" (NEW ORDER) کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہے۔ اگر اس تعمیر کی بنیاد تعلیمات اسلامی پر قائم کرنا مقصود ہے۔ تو شیدائیان اسلام کو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر مثل شیاں حق کی راہنمائی کرنا چاہیئے بلکہ ان کو خود امام بن کر اس نظام نو کی تعمیر میں مصروف ہو جانا چاہیئے"۔

(تاریخ افکار و سیاست اسلامی صفحہ ۱۱۸ و ۲۰۰ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے

آپ مسلمانوں کو ترقی اور دوبارہ غلبہ کے اسباب و ذرائع کے حصول کے متعلق . . . . مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو اصل چیز ہے کہ مسلمانوں میں دین پیدا ہو ان کی قوت ایک مرکز پر جمع ہو۔ ان کا کوئی امیر ہو۔ اس کا کہیں نام نشان نہیں۔ بس بھیڑ کی چال ہے کہ جس طرف ایک چلی سب اسی طرف چل دیتی ہیں۔ میں بقسم کہتا ہوں اور خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر مسلمان مضبوطی کے ساتھ دین کے پابند ہو جائیں۔ آپس کے منافقات ختم کر دیں۔ اپنی قوت کو ایک مرکز پر جمع کر لیں اور جس کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر بڑا (امیر) بنائیں اس کے مشوروں پر عمل کریں۔ سر مو انحراف نہ کریں۔ تو پھر ان کو نہ کسی کی شرکت کی ضرورت ہے نہ کسی سے ڈر کی نہ ان کا کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ ہر کام طریق اور اصول سے ہوتا ہے"۔

(ملفوظات بحوالہ معارف نمبر ۱ جلد نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۴۷ء)

پس وہ عقیدہ جس کی مخالفت ابتداء میں علماء نے شدومد سے کی اور جس کی بناء پر جماعت احمدیہ کو کافر و مرتد کہا گیا۔ اب قبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے اور وہ لوگ جن کی نظریں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں اور جو پکار پکار کر یہ کہہ رہے تھے

آنے والے آ زمانے کی امامت کیلئے
منتظر ہیں تیرے شیدائی زیارت کیلئے
یا صاحب الزمان نکل وقت شتاب کی
عالم ز دست رفتہ بیا در رکاب کی

(بحوالہ اخبار الوطن مئی ۱۹۱۳ء بحوالہ رہنمائے تبلیغ)

آج وہ اس عقیدہ کو خیر باد کہہ کر کسی امام

برحق کی تلاش میں کوشاں اور سرگرداں ہیں وہ وقت دور نہیں جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کریں گے اور پیشگوئی

یدخلون فی دین اللہ افواجا

ایک بار پھر دنیا کو قرونِ اولیٰ کے زمانہ کی یاد تازہ کرادیگی۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حیاتِ مسیح کا عقیدہ کم اب علماء ترک کر رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے متاثر ہو کر جہاں ایک طبقہ نے وفاتِ مسیح کا صاف لفظوں میں اقرار کرنے کی بجائے یہ تحریر کیا ہے کہ اب اسلام کو غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح کی بجائے کسی اور شخص کو واجب الاطاعت امیر منتخب کر لینا چاہیئے وہاں اکثر علماء نے واضح طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کا مردوں میں داخل ہونے کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے

چنانچہ جناب سید حبیب صاحب نے تحریک قادیان میں لکھا ہے

"غرض حیات مسیح ابتداء سے مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے اور ایسے (وجود) مرزا صاحب سے بہت پہلے موجود تھے جو مسیح کی موت کے قائل تھے لیکن جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں حیات و ممات مسیح کے متعلق ہر مسلمان مطالعہ کے بعد اپنی آزادانہ رائے قائم کرنے میں آزاد ہے اس کی یہ رائے نہ اس کو کافر بنا سکتی ہے اور نہ مومن"

(تحریک قادیان صفحہ ۱۶۷)

یوجد فی بلدۃ سرینگر کشمیر مقبرۃ فیھا مقام عظیم یقال ھناک انہ مقام نبی جاء بلاد کشمیر من زھاء الف و تسعمائۃ سنۃ یسمی یوز آسف و یقال ان اسمہ الاصلی عیسیٰ صاحب وانہ نبی من بنی اسرائیل . . . . وذکر ذالک بالتفصیل غلام احمد القادیانی الھندی کتابہ سماہ المھدی والمسیح لمن یری وھو توفی ذالک البلاد لیس ببعید عقلاً و نقلاً"

(تفسیر القرآن الحکیم السید رشید رضا ص ۳۳ ج ۶)

توجمہ:۔

کشمیر کے شہر سرینگر میں ایک مقبرہ پایا جاتا ہے اس میں ایک بہت بڑا مقام ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک نبی کی جگہ ہے جو بلاد کشمیر میں انیس سو سال گزرے آیا تھا اسے یوز آسف کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اصلی نام عیسےٰ صاحب اور

بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی تھے۔

اس بات کا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب الھدیٰ میں ذکر تفصیل سے کیا ہے اس شخص کی موت اس ملک میں عقل و نقل کے لحاظ سے بعید نہیں"

نیز علامہ اقبال اور مولوی عبید اللہ صاحب سندھی بھی اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لیکن آپ وہاں سے زندہ اتار لئے گئے تھے مسلمانوں میں یہ تحقیق سب سے پہلے حضرت مسیح موعود نے ہی پیش کی تھی

- - - - - - -

اشاعۃ العلوم حیدر آباد دکن کا اعلان

مکرم مولانا ابو الجمال احمد صاحب عباسی نے ایک کتاب "حکمت بالغہ" مجلس اشاعت العلوم حیدر آباد دکن کی اجازت سے شائع کی ہے اس میں لکھا ہے

"حدیث شریف میں دجال کو مسیح کہا گیا ہے مسیح مشتق ہے مساحت سے اور مساحت کے معنے ہیں زمین ناپنا۔ تو دجال کو مسیح کا لقب اسی مناسبت سے دیا گیا کہ وہ تمام کرہ ارض کو ناپ ڈالیگا" دجال کی یہ تعریف بھی اہل یورپ اور ان کے پادریوں پر ہو بہو منطبق ہو جاتی ہے جنہوں نے زمین کا چپہ چپہ ناپ ڈالا۔ اور جہاں بھر کو چھان مارا ہے اور حضرت عیسےٰ ابن مریم کو بھی اسی مناسبت سے مسیح کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ جم کر سکونت گزین نہیں رہے بلکہ جب تک زندہ رہے کبھی یہود کے خوف سے کبھی کسی وجہ سے ہر طرف پھرا کرتے تھے"!

(حکمت بالغہ جلد ۲ ص ۱۳۶)

علامہ ڈاکٹر اقبال کی طرف سے اعتراف حقیقت

"مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں اور نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے

(مجاہد ۱۳ر فروری ۱۹۳۵ء)

(باقی)

ضروری اعلان

چوہدری فضل حسین صاحب ساکن سید والا ضلع شیخوپورہ انسپکٹر تحریک جدید کو ایک لمبے عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سے بلا اجازت غیر حاضر رہنے کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے وقف سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ آئندہ سے تحریک جدید سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

لاہور میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل پر ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۱۴ر اگست کو صبح نو بجے مسجد دارالذکر لاہور میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے جید علماء نے بھی شرکت فرمائی اور نہایت عمدگی کے ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و خصائل پر روشنی ڈالی اور حضور کے اسوہ حسنہ پر گامزن ہونے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ ٹھیک ۹ بجے صبح مسجد دارالذکر میں شروع ہوا حاضرین کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ جگہ باوجود اپنی وسعت کے ناکافی ثابت ہو رہی تھی خواتین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم محمد بشیر صاحب زیروی نے کی بعد ازاں ایک بچی فرزانہ نے نعت پڑھی جس کے بعد مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے مبلغ مغربی افریقہ نے فریضۂ تبلیغ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے آنحضرت کی شفقت علیٰ خلق اللہ پر اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں مشرقی افریقہ کے سابق رئیس التبلیغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے آنحضرت اور آزادی ضمیر و مذہب کے موضوع پر بہت جامع تقریر فرمائی آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "صلح کا پیغامبر میدان جنگ میں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ محترم صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں حاضرین مجلس کو تلقین فرمائی کہ جو کچھ انھوں نے سنا ہے اس پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنے لئے ہر معاملہ میں مشعل راہ بنانے کی کوشش کریں۔ جلسہ کے دوران دو مرتبہ جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنے نعتیہ کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ تمام تقاریر نہایت توجہ اور دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔ بارہ بجے دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ملک عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ دختر چوہدری غلام محمد صاحب نے مکرم ظفر احمد صاحب ولد چوہدری فتح علی صاحب وغیرہ ساکن چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا کے خلاف اپنے مہر اور سامان جہیز وغیرہ کے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے جس کی کل مالیت چار ہزار چار سو چھبیس روپے (۴۴۲۶/-) بتائی ہے نیز بچے کا خرچ بھی طلب کیا ہے۔ چونکہ اس کی پیروی وغیرہ کے لئے ظفر احمد صاحب مذکور کو عام طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی اس لئے ان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کی سماعت مورخہ ۹/۶۲ ، بعد نماز جمعہ دفتر قضاء ربوہ میں ہوگی،

۲۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ میاں مراد علی صاحب مرحوم ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ میرے خاوند میاں مراد علی صاحب کارکن دفتر نظارت خدمت درویشاں ربوہ مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۶۲ء کو وفات پا گئے ہیں مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۱۲۷/۲۲۵-۶۲ میں مبلغ ۲۵۳/۴۴ روپے جمع ہیں نیز مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ مع عطیہ و منافع دفتر پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہیں یہ رقوم مجھے دی جائیں۔

میرے علاوہ مرحوم کا وارث ایک لڑکا مسمی برکت علی بعمر ڈیڑھ سال ہے (جس کی پرورش میں ہی کر رہی ہوں) اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مورخہ ۱۴ر اگست ۶۲ء کو ہماری جماعت احمد نگر کے ایک مخلص احمدی چوہدری وزیر علی صاحب کچھ عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاوہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو

(خاکسار منصور احمد ظفر احمد نگر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زائد چندہ دے کر حصہ لیا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۴۵۱	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵-۰۰ روپے
۴۵۲	" ملک ممتاز احمد صاحب ناصر کھاد سیکرٹری ملتان شہر	۲۰-۰۰ "
۴۵۳	" از مکرم چوہدری محمد انور صاحب و عبد العزیز صاحب	۶-۰۰ "
۴۵۴	" منشی فضل حسین صاحب جوہر آباد ضلع سرگودھا	۱۰-۰۰ "
۴۵۵	" میاں محمد اکبر علی صاحب پرانی انار کلی لاہور	۱۰-۰۰ "
۴۵۶	" شیخ غفور احمد صاحب حلقہ سول لائن لاہور	۱۰-۰۰ "
۴۵۷	" چوہدری محمد سرور صاحب	[illegible]
۴۵۸	احباب جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات بذریعہ مکرم عبد اللہ خان صاحب	۵-۰۰ "
۴۵۹	مکرم عبد الکریم صاحب وحدت کالونی اچھرہ لاہور	۲۱-۰۹ "
۴۶۰	دکانداران دار الرحمت شرقی ربوہ بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید	۱۰-۱۶ "
۴۶۱	محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ اسمٰعیل صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا	۱۰-۰۰ "
۴۶۲	مکرم ملک غلام نبی صاحب والد ملک عبد المجید صاحب گول بازار ربوہ	۱۰-۰۰ "
۴۶۳	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب	۲۳-۴۲ "
۴۶۴	مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری کراچی	۹-۰۰ "
۴۶۵	" منیر الحق صاحب شاہد ابن مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ	۵-۰۰ "
۴۶۶	" دین محمد صاحب بھلر ضلع شیخوپورہ بذریعہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بجامبڑی ربوہ	۵-۰۰ "
۴۶۷	احباب جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ بذریعہ مکرم ملک محمد احمد صاحب	۵-۰۰ "
۴۶۸	مکرم مستری دین محمد صاحب چک ۴۶ ضلع شیخوپورہ	۵-۰۰ "
۴۶۹	" محمد ابراہیم صاحب دار الرحمت ربوہ	۵-۰۰ "
۴۷۰	دکانداران غلہ منڈی ربوہ بذریعہ مکرم مولوی حسن الدین صاحب	۲۱-۱۰ "

فہرست السابقون الاوّلون

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ تحریک جدید ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادا کر دیا ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو قبول فرما کر مزید قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

۱۔ عزیز الدین زرگر دہلی دروازہ لاہور ۵-۷۵
۲۔ عبد الرحمٰن صاحب راحت " " ۵-۰۰
۳۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مع اہل عیال صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور ۳۳-۷۵
۴۔ میاں نذیر محمد صاحب " " ۵-۰۰
۵۔ ماسٹر بشیر احمد خادم مسجد " " ۶-۷
۶۔ شیخ عبد الباری صاحب " " ۶-۰۰
۷۔ مستری فضل کریم صاحب ۵-۰۰
۸۔ اہلیہ صاحبہ سلطان نصرت صاحبہ ۵-۵۰
۹۔ اہلیہ صاحبہ میاں محمد نذیر صاحب ۵-۰۰
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ محمد اسلم صاحب نیلوی ۱۰-۰۰
۱۱۔ ماسٹر حسن الدین صاحب بھاٹی گیٹ ۲۶-۲۵
۱۲۔ عبد الستار صاحب طاہر منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۱-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء اور طالبات

امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں بعض طلباء اور طالبات (جن کی اطلاع دفتر کو موصول ہوئی ہے) نے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ انھیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے اور انھیں ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

۱۔	عزیزہ آصفہ بنت مکرم چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا	۱۰-۰ روپے
۲۔	عزیز جلی محمود ابن مکرم ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب "	۵-۰ "
۳۔	" عبد الباری چک ۱۴۷ ضلع لائل پور	۲-۰ "
۴۔	عزیزہ لئیقہ تنویر ہمشیرہ مکرم شیخ عبد الخالق صاحب کارکن الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ	۳-۰ "
۵۔	ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب گھرو ضلع سیالکوٹ	۵-۰ "
۶۔	عزیزہ زاہدہ پروین ہمشیرہ مکرم سیٹھی مسعود احمد صاحب جہلم	۵-۰ "
۷۔	" شاہدہ پروین بھانجی "	۵-۰ "
۸۔	عزیز محمد سلیم خان ابن ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ	۵-۰ "
۹۔	" شیخ نثار احمد صاحب ابن مکرم ایس ایم شریف صاحب سمن آباد لاہور	۱۵-۰ "
۱۰۔	" سید مولود احمد صاحب ابن مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ربوہ	۵-۰ "
۱۱۔	" غلام رسول صاحب صدیقی پشاور شہر	۱۰-۰ "

دیگر طلباء اور طالبات بھی اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرآن کریم ختم کرنے کی خوشی میں

حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر۔ مرکز میں رقم ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم میاں محمد سرور صاحب نے قرآن کریم ختم کرنے کی خوشی میں مبلغ ۲۵/ روپے چندہ تعمیر مساجد فنڈ ممالک بیرون ادا فرمائے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جس نے مکرم میاں محمد سرور صاحب کو قرآن کریم جیسی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے وہ اپنی اس نعمت کو آئندہ ان کی نسل میں جاری وساری فرما کر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اس کے ذریعہ انھیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے آمین۔

دیگر احمدی بھائی اور بہنیں بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی ہر خوشی کے موقعہ پر چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کو یاد رکھیں حضور انور فرماتے ہیں:۔

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کیلئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک مخلص بہن کے لئے دعا کی درخواست

مکرم محترم جناب خلیل الرحمٰن صاحب پشاور سے مبلغ بیس ۲۰ روپے برائے مساجد ممالک بیرون بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کی اہلیہ مسماۃ محمودہ بیگم موصہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں ماہ اپریل میں پتا کا اپریشن کرایا گیا تھا جو کامیاب ہو گیا تھا اور تین ماہ کے بعد زخم اچھے ہو گئے تھے اب ایک ماہ سے کمر درد اور پسلیوں کے نیچے درد کے شدید دورے پڑتے ہیں علاج حسب توفیق جاری ہے اب اس تکلیف کی وجہ سے از حد کمزور اور پریشان طبع ہیں"

محترمہ موصوفہ ایک مخلص اور دیندار بہن ہیں پشاور میں لجنہ اماء اللہ پشاور کی خدمات باحسن طریق پر بجا لاتی رہی ہیں قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ سے دعا فرمادیں کہ وہ ہماری اس مخلص بہن کو اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد شفائے کامل دے کر صحت اور تندرستی کیساتھ حسب سابق اپنی لجنہ اماء اللہ کے فرائض کو ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ذیل۱ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۳۲۲۹۶ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ محمد سعید صاحب افود قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ / ۲ / ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمدن نہیں ہے اور نہ کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ ہے۔

نمبر۱ حق مہر پانچ سو روپے بذمہ شوہر خود

نمبر۲ زیورات طلائی کڑے ایک تولہ۔ چمپا کلی ڈیڑھ تولہ۔ بندے ایک جوڑی نصف تولہ کلپ ایک جوڑی نصف تولہ۔ انگوٹھی نصف تولہ کل دو تولے چار قیمت پانچ سو بیس روپے۔

نمبر۳ زیورات نقرئی پازیب ایک جوڑی بیس تولے۔ قیمت پینتیس روپے۔

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ تو اس پر بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان جاری ہوگی۔ اور اگر میری کوئی آمد ہوگی تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کراتی رہونگی۔ میری وفات پر جو میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری ملکیت ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنے حصہ جائیداد کے طور پر اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جمع کراؤں گی تو بعد وفات وقت حساب یہ رقم مجرا کرلی جائے گی۔

الامۃ:۔ رشیدہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد رشید انور خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ قریشی عطاء الرحمٰن سیکرٹری وصایا۔ مقامی انجمن احمدیہ قادیان ۲۲ / ۷ / ۶۱

نمبر ۱۳۳۰۲ حلیمہ بیگم بیوہ سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ خاص۔ ضلع محبوب نگر۔ صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جملہ جائیداد بصورت

ایڈیٹر

نقدی حق مہر ۶۰۰۰ روپے (چھ ہزار روپے) بصورت زیورات طلائی چودہ تولہ قیمتی -/۱۹۶۰ روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ترکہ ثابت ہو اس جائیداد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

فقط المرقوم نشان انگوٹھا حلیمہ بیگم صاحبہ

گواہ شد:۔ محمد عبدالحفیظ چنتہ کنٹہ خورد ۱۲ / ۸ / ۶۱

گواہ شد:۔ حسن محمد سیکرٹری مال چنتہ کنٹہ

نمبر ۱۳۳۰۳ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ سیٹھ محمود احمد صاحب قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سالہ پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر۔ صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جملہ جائیداد بصورت زیورات طلائی ۳۲ تولہ قیمتی موجودہ ریٹ کے حساب سے ۱۰۲۰ روپے اور نقرئی ۸۰ تولہ قیمتی ایک سو ساٹھ روپے اور حق مہر بذمہ خاوندم کرم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ مبلغ ایک ہزار دو پیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر اسکے بعد اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید لوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ترکہ ثابت ہو اس جائیداد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم حمیدہ بیگم ۱۲-۸-۶۱

گواہ شد:۔ محمد عبدالحفیظ چنتہ کنٹہ خورد

گواہ شد:۔ حسن محمد سیکرٹری مال چنتہ کنٹہ ۱۲ / ۸ / ۶۱

نمبر ۱۳۳۰۴ میں عزیزہ بیگم زوجہ عبدالصمد عرف شیخ بابے صاحب قوم مسلمان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر دکن صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری مملوکہ و مقبوضہ جائیداد مہر کردہ شوہر مسالہ صاحب) ایک ملگی پختہ موضع چنتہ کنٹہ خورد میں واقع ہے۔ اس وقت ملگی کی بازاری قیمت ایک ہزار پانچ سو روپیہ سکہ ہند ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مبلغ دو سو پچاس روپے جو بذمہ شوہر ہیں اور ایک عدد چھڑا طلائی ۲ تولہ بازاری قیمت ۲۶۰ روپے اور ایک عدد پاؤں کے کڑوں کی جوڑی نقرئی ۵۰ تولہ بازاری۔ قیمت ۲۵ روپے اس طرح جملہ زیورات وغیرہ کی مجموعی رقم مبلغ چھ سو تیس پر پانچ روپے ہوتے ہیں اس کی بھی بقدر حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں مزید کوئی جائیداد پیدا کروں تو یا کمی بیشی ہو۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم اس جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس پر حسب صراحت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ عزیزہ بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالحفیظ فرزند موصیہ سکنہ چنتہ کنٹہ۔ ضلع محبوب نگر دکن آندھرا پردیش

گواہ شد:۔ حسن محمد سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

گواہ شد:۔ عبدالصمد عرف شیخ بابے خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۳۰۵ منکہ محمد عبدالغنی ولد حسن محمد صاحب قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر دکن۔ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر جولائی ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھ کو بذریعہ تجارت ماہانہ مبلغ ۱۰۰ روپے ایک سو روپے آمدنی ہو رہی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو اس جائیداد کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

فقط المرقوم محمد عبدالغنی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ۲۲ر جولائی ۶۱ء

گواہ شد:۔ محمد عبدالمنان احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ۲۲ر جولائی ۱۹۶۱ء

گواہ شد:۔ حسن محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔

نمبر ۱۳۳۰۶:۔ میں بشیر احمد داکولی ولد عبدالرزاق صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر دکن صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے مجھ کو ماہانہ تنخواہ مبلغ ۷۰ روپے ملازمت خانگی سے مل رہے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ترکہ ثابت ہو اس جائداد پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

المرقوم ۱۲ر اگست ۱۹۶۱ء

العبد:۔ بشیر احمد داکولی

گواہ شد:۔ حسن محمد سیکرٹری مال چنتہ کنٹہ ۱۲ / ۸ / ۶۱

گواہ شد:۔ محمد عبدالحفیظ چنتہ کنٹہ خورد ۱۲ / ۸ / ۶۱

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ سائنس گروپ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مئی ۱۹۶۲ء میں منعقد ہونے والے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے میڈیکل گروپ میں تعلیم الاسلام کالج کے ۲۵ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے ان میں سے ۱۹ طلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب قرار دئے گئے ہیں (فرسٹ ڈویژن ۳ - سیکنڈ ڈویژن ۱۰ - تھرڈ ڈویژن ۶) اس گروپ کے نتیجہ کی اوسط ۷۶ فیصدی ہے۔

پری انجینئرنگ گروپ میں کالج کی طرف سے ۳۳ طلبہ شریک امتحان ہوئے تھے جن میں سے ایک طالب علم کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ اس وقت تک ۳۲ طلبہ میں سے ۲۳ طلبہ کامیاب قرار دئے گئے ہیں (فرسٹ ڈویژن ۶ - سیکنڈ ڈویژن ۱۱ - تھرڈ ڈویژن ۶) اور دو طالب علم کی کمپارٹمنٹ آئی ہے۔ کامیاب ہونے والے طلبہ کا نتیجہ ۷۲ فیصدی ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سائنس گروپ کا نتیجہ ۳۲ء۱۳ فیصدی ہے اس کے بالمقابل تعلیم الاسلام کالج سے کامیاب ہونے والے طلبہ کی اوسط ۶ء۷۳ فیصدی ہے یعنی بورڈ کے نتیجہ سے ۴۲ء۳ فیصد زائد۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:-

میڈیکل گروپ

رولنمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
۱۲۶۱	مبشر احمد	۴۳۱
۱۲۶۳	غلام دستگیر	۵۳۶
۱۲۶۴	مرزا مقبول اشرف	۵۷۵
۱۲۶۵	عبدالصمد خاں	۳۵۹
۱۲۶۶	چوہدری محمد اسلم	۴۷۹
۱۲۶۷	خلیل احمد	۴۹۲
۱۲۶۸	صدیق احمد	۵۴۴
۱۲۶۹	ملک مظفر خاں اعوان	۵۰۲
۱۲۷۱	محمود احمد مرزا	۴۴۱
۱۲۷۲	محمد سیف اللہ زمان خاں	۴۳۸
۱۲۷۳	عبدالرشید	۵۳۵
۱۲۷۴	محمد اشرف چوہدری	۴۰۰
۱۲۷۵	رشید اقبال	۴۹۸
۱۲۷۸	ریاض احمد	۵۱۱
۱۲۸۰	شیخ نصیر احمد طاہر	۵۳۹
۱۲۸۱	مقبول احمد ملک	۴۹۳
۱۲۸۲	مرزا مبشر احمد	۵۵۵
۱۲۸۴	طاہر احمد	۴۰۱
۱۲۸۵	شریف احمد اشرف	۴۵۰

انجینئرنگ گروپ

رولنمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
۴۳۲۳	محمد اکبر ثانی	۴۰۷
۴۳۲۵	حمید احمد ونیس	۳۹۷
۴۳۲۶	مسعود اختر	۴۲۵
۴۳۲۷	غلام شبیر	۴۷۷
۴۳۲۸	محمد بلال	کمپارٹمنٹ کیمسٹری
۴۳۲۹	محمد مشتاق احمد	۴۶۹
۴۳۳۱	منور احمد	۴۷۱
۴۳۳۲	ارشاد احمد سعید	۴۹۴
۴۳۳۴	منور احمد	۴۳۷
۴۳۳۵	ناصر احمد	۵۰۶
۴۳۳۶	محمود سلطان باجوہ	۶۲۴
۴۳۳۷	چوہدری بشیر احمد خالد	۵۰۷
۴۳۳۹	تنویر احمد باجوہ	۴۷۲
۴۳۴۰	محمود مجیب اصغر	۵۸۴
۴۳۴۲	عبدالسلام ارشد	۵۸۳
۴۳۴۳	عبدالحی	۳۶۸
۴۳۴۴	محمد افضل مبشر	۵۵۹
۴۳۴۶	لال خاں	۵۸۷
۴۳۴۷	بشیر احمد	کمپارٹمنٹ کیمسٹری
۴۳۴۸	کریم احمد طاہر	۵۱۸
۴۳۴۹	نعیم احمد طیب	۵۱۳
۴۳۵۰	بشیر احمد خاں طارق	۵۷۹
۴۳۵۱	منیر احمد	۵۱۴
۴۳۵۳	شمس الدین	(نمبر بعد میں)
۴۳۵۴	لطف المنان	۴۶۹
۴۳۵۵	محمد جمیل لطیف	(نتیجہ بعد میں)

(پرنسپل)

انٹرمیڈیٹ آرٹس کے امتحان کا نتیجہ

لاہور ۱۷ اگست بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ (آرٹس گروپ) امتحان ۱۹۶۲ء کے نتیجہ کا اعلان ۲۴ اگست کو بارہ بجے شب کیا جائیگا گزٹ بورڈ کے انکوائری آفس واقع ۸۶ مزنگ روڈ لاہور سے ملے گا۔ گزٹ کی قیمت دو روپے ہوگی اور خواہشمند حضرات کو برانڈرتھ نیشنل اینڈ گرنڈلیز بنک لمیٹڈ دی مال لاہور اور حبیب بنک لمیٹڈ ۸۶ مزنگ روڈ لاہور میں جمع کرانی ہوگی۔ ٹیلیفون انکوائری کے لئے مندرجہ ذیل نمبر استعمال کئے جا سکتے ہیں ۶۴۶۵۵، ۳۱۰۱ و ۶۸۲۰۵، ۶۶۳۳۳، مضافات کے منظور شدہ اداروں کا نتیجہ بورڈ کے امتحانوں کے ڈپٹی کنٹرولر سے ان اداروں کے مصدقہ ایجنٹس ۲۳ اگست کو بعد از دوپہر حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ ادارہ کے سربراہ اس ایجنٹ کے نام سے بورڈ کے دفتر کو ۲۱ اگست تک آگاہ کر دے۔

امریکی فوجی امداد بند ہو جانے سے ایران کے فوجی اخراجات میں ایک کروڑ پونڈ کا اضافہ

ایران روس سے قرضہ حاصل کرے گا۔ ایرانی مال کے عوض اجناس درآمد کی جائینگی

تہران ۱۷ اگست۔ وزیر اعظم آقائے اسد اللہ عالم نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکی فوجی امداد بند ہو جانے سے ایران کے فوجی اخراجات میں ایک کروڑ پونڈ سٹرلنگ کا اضافہ ہو گیا ہے اور دفاعی اخراجات کل مقدار چھ کروڑ پونڈ ہو گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ایران کے نئے مالی سال کے میزانیہ میں اخراجات کا کل اندازہ اٹھائیس کروڑ پونڈ ہے۔ میزانیہ میں ایک کروڑ پونڈ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

آقائے عالم نے توقع ظاہر کی آئندہ سال ۲۱ مارچ کو مالی سال ختم ہونے تک خسارہ پر قابو پا لیا جائے گا۔ اور میزانیہ متوازن ہو جائے گا۔ آپ نے کہا ایران تمام بین الاقوامی مالی ذمہ داریاں پوری کریگا اور وہ ادائیگیوں پر کسی قسم کی رعایت کی درخواست نہیں کرے گا۔ ہم اپنے تمام غیر ملکی قرضے ادا کر دیں گے۔

وزیر اعظم نے کہا ملک کی معیشت بڑی حد تک بہتر ہو گئی ہے اور اب غیر ملکی زرمبادلہ کے محفوظ ذخائر پانچ کروڑ پونڈ تک پہنچ گئے ہیں۔ ایران کے وزیر زراعت حسن ارسنجانی نے کل یہاں ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو بتایا کہ ایران روس سے قرضہ حاصل کرے گا۔ اور ایرانی مال کے بدلے میں روس سے گندم اور چاول درآمد کرے گا۔ ایران اس سلسلہ میں دوسرے ملکوں سے بھی سمجھوتے کرنے کو تیار ہے۔

وزیر زراعت نے کہا اصلاحات اراضی کے پروگرام پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔

چینیوں نے بارہ ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا

نئی دہلی ۱۷ اگست - وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چینی کمیونسٹوں نے لداخ میں دس اور بارہ ہزار مربع میل کے درمیان علاقہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ تاہم راستہ کی دشواریاں اور دوری کے باعث صحیح تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ آپ نے کہا بھارت نے اس علاقہ میں دفاعی انتظامات مضبوط کر لئے ہیں اور چینی کمیونسٹوں کی مزید پیش قدمی روک دی گئی ہے۔

سی آر فارم پر درخواستیں دینے کی تاریخ میں توسیع

لاہور ۱۷ اگست چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر مسٹر ایم ایچ صوفی نے شیڈول ۴ کے تحت معاوضہ کی رقم کی تشخیص کے لئے سی آر فارم پر درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست تک بڑھا دی ہے یہ درخواستیں متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کو دی جائیں گی ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ تاریخ میں مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔

تربیتی کلاس لاہور میں شامل ہونیوالے خدام کو اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل چیزیں لیتے آئیں۔

گلاس، پلیٹ، چاقو، تیل، تولیہ، صابن، ۱۲ چھوٹی کاپیاں، پنسل، قرآن مجید، چالیس جواہر پارے اگر ہو سکے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آپ کے پاس ہوں۔ نیز دونوں کے واسطے پہننے کے کپڑے اور موسم کے مطابق بستر۔ ہر حلقہ ایک بالٹی یعنی ڈول بھی اپنے ہمراہ لاسکے۔

تربیتی کلاس ۲۰ اگست کو شروع ہو کر ۲۶ اگست تک جاری رہے گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۰۵